THE
SENATE OF PAKISTAN
DEBATES

OFFICIAL REPORT

Wednesday, October 30, 2013
(98th Session)
Volume X, No.03
(Nos.02-00)

CONTENTS

Pages

1. Recitation from the Holy Quran....……….......
2. Questions and Answers ……………………......
3. Leave of Absence……………………................
4. Annual Report lays regarding FPSC ordinance, 1977………………………………….
5. Motion under Rule 196:
   Presentation and adoption of Special Report of Standing Committee on Rules of Procedure.
6. Contention over supposedly quoting wrong figures by the Interior Minister about killings during the war on terror.

Printed and Published by the Senate Secretariat, Islamabad.

Volume IX SP. X (03)/2013
No.03 15

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Wednesday, October 30, 2013

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at eleven in the morning with Mr. Chairman (Syed Nayyer Hussain Bokhari) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

إِذْ تَقُوْلُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ أَلَنْ يَّكْفِيَكُمْ أَنْ يُّمِدَّكُمْ رَبُّكُمْ بِثَلٰثَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُنْزَلِيْنَ ﴿١٢٤﴾ بَلٰٓى ۙ إِنْ تَصْبِرُوْا وَ
تَتَّقُوْا وَيَأْتُوْكُمْ مِّنْ فَوْرِهِمْ هٰذَا يُمْدِدْكُمْ رَبُّكُمْ بِخَمْسَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُسَوِّمِيْنَ ﴿١٢٥﴾ وَمَا جَعَلَهُ اللّٰهُ إِلَّا بُشْرٰى
لَكُمْ وَلِتَطْمَئِنَّ قُلُوْبُكُمْ بِهٖ ۗ وَمَا النَّصْرُ إِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ﴿١٢٦﴾ لِيَقْطَعَ طَرَفًا مِّنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا أَوْ
يَكْبِتَهُمْ فَيَنْقَلِبُوْا خَآئِبِيْنَ ﴿١٢٧﴾

ترجمہ: جب تم مومنوں سے یہ کہہ (کر ان کے دل بڑھا) رہے تھے کہ کیا یہ کافی نہیں کہ پروردگار تین ہزار فرشتے نازل کر کے تمہیں مدد دے۔ ہاں اگر تم دل کو مضبوط رکھو اور (اللہ سے) ڈرتے رہو اور کافر تم پر جوش کے ساتھ دفعۃً حملہ کر دیں تو پروردگار پانچ ہزار فرشتے جن پر نشان ہوں گے تمہاری مدد کو بھیجے گا۔ اور اس مدد کو تو اللہ نے تمہارے لیے (ذریعہ) بشارت بنایا یعنی اس لیے کہ تمہارے دلوں کو اس سے تسلی حاصل ہو۔ ورنہ مدد تو اللہ ہی کی ہے جو غالب (اور) حکمت والا ہے۔ (یہ اللہ نے) اس لیے (کیا) کہ کافروں کی ایک جماعت کو ہلاک یا انہیں ذلیل و مغلوب کر دے کہ (جیسے آئے تھے ویسے ہی) ناکام واپس جائیں۔

سورۃ آل عمران (آیات: ۱۲۴ تا ۱۲۷)

Questions and Answers

Mr. Chairman: We now take up questions. Q.No.7 stands on the name of Mr. Nisar Muhamad. He is not present. Then Q.No.9 stands on the name of Senator Karim Ahmed Khawaja.

Q.No.9.

Mr. Chairman: Any supplementar?

سینیٹر کریم احمد خواجہ: میں وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے جواب میں سزا ہونے والوں کی total figures دی ہیں اور سزائیں جو execute ہوئی ہیں وہ 501 ہیں جس میں سے کراچی کی سات ہیں۔ میری اطلاع کے مطابق سکھر میں بھی اس عرصے میں لوگوں کو پھانسی ہوئی ہیں۔ اس لیے مہربانی کرکے اسے check کریں کہ figures صحیح ہے یا نہیں۔

Mr. Chairman: Yes, Minister for Interior.

چوہدری نثار علی خان (وفاقی وزیر برائے داخلہ): شکریہ جناب چیئرمین۔ میرے پاس جو ریکارڈ ہے اور ایوان کے سامنے پیش کیا گیا ہے میں یقین سے کہتا ہوں کہ یہ صحیح ہے مگر میں سکھر کے حوالے سے check کر سکتا ہوں اور میں اسے clarify کر لیتا ہوں۔

سینیٹر کریم احمد خواجہ: میرے سوال کا جو part (c) ہے میں اس کے بارے میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ سزائیں جاری رکھیں گے اور ان سزاؤں کو جاری رکھنے کا فیصلہ کر لیا ہے یا نہیں؟

Mr. Chairman: Yes, Minister for Interior.

چوہدری نثار علی خان: جناب چیئرمین! پچھلے دور حکومت میں شاید 2011 میں مجھے اس کی صحیح تاریخ یاد نہیں ہے کہ منسٹری کی طرف سے ایک proposal گئی تھی جس طرح معزز رکن نے اب سوال کیا ہے کہ جو death sentences ہیں ان کو life imprisonment میں commute کیا جائے لیکن وہ بات آگے نہیں بڑھ سکی۔ جہاں تک موجودہ حکومت کا تعلق

ہے، میں بالکل یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ نہ تو ایسی proposal ہمارے سامنے ہے اور نہ ہم اس کے بارے میں سوچ رہے ہیں

اور نہ ایسا ہو گا۔

Mr. Chairman: Yes Sughra Imam *sahiba*.

Senator Syeda Sughra Imam: Thank you Mr. Chairman. Would the honourable Minister like to clarify, we have been reading in the press, that the current Government has extended the moratorium on the death penalty. If these reports are indeed correct, would the honorable Minister like to state, is this because of the European Union's pressure on Pakistan for giving it GSP plus tariff.

Mr. Chairman: Yes, Minister for Interior.

Chaudhry Nisar Ali Khan: First and the foremost it is the Minister of Interior which is basically responsible for putting the cases forward after the cases are referred to the Federal Government from the respective provincial governments. The moment I took charge, there were about 5 hundred plus cases which were awaiting decision for onward transmission to the Prime Minister's Secretariat. We started referring almost all the cases in their turn to the Prime Minister's Secretariat and this exercise is still continuing.

Mr. Chairman: There is no other supplementary. Now we take next question, yes Mr. Karim Ahmed Khawaja.

Q.No.11-B.

Mr. Chairman: Any supplementary?

سینیٹر کریم احمد خواجہ: میرے سوال 11-B کے جواب میں killed اور injured کی figures دی گئیں ہیں لیکن(b) part کے بارے میں میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا فاٹا والوں کو compensation ملی ہے یا نہیں کیونکہ میری اطلاع کے مطابق فاٹا والوں کو اتنی payment نہیں ہوئی ؟

Mr. Chairman: Yes, Minister for Interior.

چوہدری نثار علی خان: جناب! ان کا جو سوال figures کے بارے میں ہے اس کی مجھے سمجھ نہیں آئی مگر میں تھوڑی سی وضاحت کر دیتا ہوں کہ پچھلے دور میں جب میں اپوزیشن میں تھا تو یہاں quote figures ہوتے تھے اور اسی طرح شروع شروع میں میرے سامنے بھی مختلف figures آئے اور مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ اصل figures جو recorded ہیں وہ کافی حد تک distorted تھے۔ اس وقت جو dead and injured کے اصل figures ہیں وہ آپ کے سامنے ہیں اور یہ recorded figures ہیں۔ ایسا کوئی واقعہ ہوا ہے جس کا سرکاری ریکارڈ نہ ہو یا وہ reported نہ ہوئی ہوں تو وہ اس شامل نہیں ہیں مگر a few hundred here and there particular in FATA اس کو ہم ایک طرف رکھ سکتے ہیں یا اس کی گنجائش دے سکتے ہیں-----

آگے ٹی ۲---

T02–30OCT2013 SAIFI/ ED Mohsin Zaidi TIME 1110

چوہدری نثار علی خان ------ جاری ہے -------- وہ اس میں شامل نہیں ہیں مگر a few hundreds here and there, particularly in FATA اس کو ہم ایک طرف رکھ سکتے ہیں یا اس کی گنجائش دے سکتے ہیں مگر these are the genuine figures. آپ نے نوٹس کیا ہو گا کہ یہ figures ان figures سے کہیں کم ہیں جو مختلف ذرائع سے اور کئی دفعہ سرکاری ذرائع سے بھی quote ہوتے رہے ہیں۔ جہاں تک compensation کا تعلق ہے it varies from province to province جیسے کہ آپ جانتے ہیں کہ جب بھی کوئی واقعہ ہوتا ہے، حکومت از خود announce کرتی ہے۔ میں زیادہ تفصیل میں نہیں جانا چاہتا، اس وقت جو recorded figures تھے وہ ہم نے منگوائے اور آپ کے سامنے پیش کر دیئے۔ اگر فاٹا یا صوبائی حکومتوں نے compensation نہیں دی، اگر specific مجھ سے سوال کیا جائے تو میں اس کا جواب دے سکوں گا یا اس کی رپورٹ ہم مانگ سکیں گے۔ General terms میں ہم نے فاٹا سیکرٹریٹ سے، چاروں صوبوں سے ریکارڈ مانگا ہے اور جو compensation کے figures انہوں نے دیئے ہیں وہ آپ کے سامنے ہیں۔

جناب چیئرمین: جی فرحت اللہ بابر صاحب۔

سینیٹر فرحت اللہ بابر: شکریہ جناب چیئرمین۔ فاضل وزیر صاحب نے جو figures دیئے ہیں about those killed in terrorism related incidents since 2002 وہ 12404 ہیں۔

Last time if the honourable Minister thinks about it, on the floor of this House, he had conceded that these figures, there is some misunderstanding, these figures are not accurate and he had promised that he is going to overhaul this and come out with exact figures. We all know the Foreign Office has always been telling the world that in the fight against the militancy, over 50000 people have been killed including 6000 from the Armed Forces. May I request the Honourable Minister, through you, Mr. Chairman, as to whether the promised study that he was to carry out, whether that study has been carried out or not because there is no significant difference in the figures of those killed given now and the figures of those killed at that time when the honourable Minister was on his seat in the House. Thank you.

Mr. Chairman: Yes, Minister *sahib*.

Ch. Nisar Ali Khan: Mr. Chairman, I think there is a slight confusion, I remember very specifically and very clearly that the question asked of me then was related to a particular province or a particular area and not the overall figures. Yes, we have gone through the entire process of accounting the figures. This is the confirmed figure and I do not get into a detail as it will hit the headlines. Unfortunately as in the case of the budget, many years ago, and unfortunately it relates to our Government in 1997, there were accusations of fudging. I do not want to make an elaborate statement on this. I will just like to say that we have duly processed the figures and these are the final figures.

جناب چیئرمین: جی عباس خان صاحب۔

سینیٹر عباس خان: میرا معزز وزیر صاحب سے سوال ہے کہ جو (D) کا جواب انہوں نے دیا ہے کہ فاٹا سے کل گرفتار لوگ 2002 سے لے کر اب تک اکھٹر ہیں۔ ہمارے ہاں جو حالات ہیں اور آٹھ دس سال سے جو آپریشن چل رہا ہے، باقی صوبوں کے فلاں فلاں ہیں، فاٹا سے 71 ہیں، یہ figures کچھ عجیب قسم کے ہیں۔

جناب چیئرمین: جی وزیر صاحب۔

چوہدری نثار علی خان: میں معزز سینیٹر سے اتفاق کرتا ہوں مگر میں ایک بار پھر کہوں گا کہ یہ figures پچھلے پانچ سالوں سے ہیں بلکہ پچھلے آٹھ دس سال کے ہیں، یہ اس وقت کے recorded figures ہیں۔ جو بھی سیکورٹی ایجنسیاں ہیں، جب بھی وہ کسی کو arrest کرتی ہیں، اس کر ریکارڈ کرتی ہیں and the record is then tabulated and made available to the Ministry of Interior and all the other related departments. میں نے جب سے یہ ذمہ داری سنبھالی ہے I have constituted a task force to look at this entire aspect اور اس پر ہم national policy on missing persons لا رہے ہیں۔ میں یہاں پر یہ بھی واضح کردوں کہ یہاں کئی معاملات میں تنقید برائے تنقید ہوتی ہے، missing persons کے حوالے سے جس کا اشارہ یہاں معزز رکن نے کیا لیکن directly تو نہیں کیا مگر figures کے حوالے سے missing persons کی responsibility Ministry of Interior پر نہیں آتی۔ بنیادی طور پر جہاں سے یہ missing persons کی کہانی شروع ہوئی وہ صوبائی حکومت کے ماتحت intelligence agencies and Ministry of Defence overall responsible تھیں ہاں اگر کوئی missing persons from ICT ہوتا ہے تو وہ یقیناً ہماری ذمہ داری ہوتی ہے، فاٹا کے حوالے سے ہوتی ہے، ہم نے اس پر ایک بہت بڑی task force بنائی ہے، وہ تقریباً پانچ میٹنگیں کر چکی ہیں۔ جونہی وہ finalize کریں گے وہ رپورٹ میں آپ کے سامنے اس ایوان میں اور قومی اسمبلی کے ایوان میں پیش کروں گا۔ اس میں وفاقی حکومت representative ہے، Ministry of Defence بھی ہے، intelligence agencies بھی ہیں، صوبائی حکومتیں بھی ہیں، at the highest level military authorities کے ساتھ، intelligence agencies کے ساتھ، صوبائی حکومت کے ساتھ ہماری کچھ meetings ہو چکی ہیں کچھ ہونی ہیں تاکہ یہ clarity ہو کہ جو numbers ہیں ۔۔۔۔۔۔

جناب چیئرمین: کامل علی آغا صاحب وزیر صاحب جواب دے رہے ہیں. he is being disturbed

چوہدری نثار علی خان: جو missing persons کے اصل numbers ہیں، یہ ایک ویسے ہی بڑا سانحہ ہے کہ لوگوں کے پیارے، لوگوں کے عزیز، لوگوں کے رشتہ دار اٹھائے گئے ہیں اور اس ملک پاکستان میں ان کا علم ہی نہیں ہے، کسی کو علم ہی نہیں ہے۔ یہ ایک بہت ہی گھمبیر مسئلہ بن گیا ہے اس کا حدود اربعہ تعین کے لیے انشاء اللہ تعالیٰ آپ دیکھیں گے ایک نیشنل پالیسی آئے گی اور بہت ساری چیزیں clear ہوں گی۔

جناب چیئرمین: جی عباس خان۔

سینیٹر عباس خان: میرا مقصد یہ نہیں تھا کیونکہ ملک میں ہر صوبے کی situation مختلف ہے۔ Missing persons سندھ (کراچی) کا کوئی اور issue ہوگا، بلوچستان کا کوئی اور issue ہوگا، میں فاٹا کے بارے میں ایسا کوئی تاثر نہیں دینا چاہتا جیسے معزز وزیر صاحب نے کہا کہ میں نے figures بتائے، میں نے missing persons کی طرف توجہ دی۔ ہمارے حالات بالکل مختلف ہیں، وہاں پر آپ کی ایک لاکھ فوج ہے، وہاں پر کچھ اور حالات ہیں۔ Missing persons سے میرا مقصد ان figures کے غلط ہونے کی طرف ہے میرا missing persons کی طرف نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: جی وزیر صاحب۔

چوہدری نثار علی خان: Point well taken میں معزز سینیٹر کی بات کا احترام کرتا ہوں اور ان کے جذبات کا بھی احترام کرتا ہوں۔ اگر figures غلط ہیں تو پھر ایک natural corollary ہے کہ لوگ اٹھائے گئے ہیں اور recorded نہیں ہیں۔ یہ recorded figures ہیں۔ میں معزز ممبر کی بات سے اتفاق کرتا ہوں لیکن اپنی طرف سے پھر بھی یہ ضرور کہوں گا کہ جہاں لوگ اٹھائے گئے ہیں اور ریکارڈ ایوان کے سامنے نہیں ہے، قوم کے سامنے نہیں ہے، حکومت کے سامنے نہیں ہے those people have to be accounted for. So شاید ان کے حوالے سے نہیں یہ جواب میری طرف سے سمجھیں۔

Mr. Chairman: Next question Senator Syeda Sughra Imam.

(Q. 16)

Mr. Chairman: Any supplementary.

Senator Syeda Sughra Imam: Yes, Mr. Chiarman.... Cont ......

Q.16

Mr. Chairman: Any supplementary question? Yes, Sughra Imam *sahiba.*

Senator Syeda Sughra Imam: Mr. Chairman, this question pertains to the US Coalition Support Fund. As you see before, I had asked for what efforts have been made and what steps have been taken to recover outstanding dues owe to the Government of Pakistan under Coalition Support Fund. In the reply we have been informed that about a billion dollars have been released as we saw again in Press reports. In his maiden visit to the United States, the honourable Prime Minister was able to secure an additional release, I believe, of about 350 million and some reports suggest that it is a bit more like 360 million. My question is that given the fact that in the past after the Salala episode, the NATO supply lines were blocked. There was much discussion about the rates at which each truck carrying NATO supplies going across the boarder. Whether those rates should be revised, there were 250 dollars per truck. At the time the rates were retained when the supplies were reopened. My question is that in the Prime Minister's maiden visit to the United States, where he met senior officials of the US Government, did he take this issue up of NATO supplies and did he discuss with the officials about the rates? Whether rates would be revised because in the past the PML(N) has taken a very strong position on this issue and being critical of the agreement that was signed during the visit. Thank you.

Mr. Chairman: That is too lengthy question. Yes, Minister for Defence.

شیخ آفتاب احمد (وزیر مملکت برائے پارلیمانی امور): جناب چیئرمین! سب سے پہلے جو ہم نے demand بھیجی تھی وہ 2001 سے لے کر دسمبر 2009 تک تھی اور اس فنڈ میں ہم نے 10858.460 million dollar کی امریکہ سے demand کی تھی لیکن اس کے عوض 8014.320 dollars وہاں سے release کئے گئے۔

جناب چیئرمین: وزیر صاحب! جو written reply ہے that figure says something else and you are giving some other. Can you see that? There is contradiction in your statement and the written reply. اس کو ذرا recheck کر لیں۔

شیخ آفتاب احمد: جناب والا! میں اس کو recheck بھی کر لیتا ہوں لیکن اس میں انہوں نے جو main issue اٹھایا ہے وہ یہ ہے کہ جو ہمارا Joint Services Headquarters ہے---

جناب چیئرمین: وزیر صاحب! that is correct لیکن گزارش یہ ہے کہ جو ابھی آپ 8 ہزار کی بات کر رہے ہیں جبکہ 1 billion کی figure written reply میں دی ہوئی ہے۔ So, there is a discrepancy in that.

شیخ آفتاب احمد: جناب والا! ہم نے جو demand کی تھی میں accordingly اس کی بات کر رہا ہوں یعنی ہم نے 2001 سے لے کر 2009 تک جو demand کی تھی، میں اس کی بات کر رہا ہوں۔ اس کے بعد 2010 سے لے کر 2013 تک کی demand کی ہے۔ اس میں جو ہمیں figures ملی ہیں، میرے پاس تو وہ figures ہیں جو مجھے وہاں سے بھیجی گئی ہیں۔ میں ان کا جو آپس میں agreement ہوا، اس کے مطابق ہم نے بقایاجات کی باقاعدہ demand بھیجی ہوئی ہے اور یقینی طور پر اسحٰق ڈار صاحب کے امریکہ کے visit کے دوران اس معاملے کو اٹھایا گیا اور اس کے عوض کچھ پیسہ release بھی کیا گیا۔

جناب چیئرمین: دیکھیں وزیر صاحب! گزارش یہ ہے کہ آپ اپنا جواب ذرا دیکھ لیں۔ It is almost 1.58 billion dollars which was demand and they have almost paid 1.4 billion dollars. You are stating 8000 or something like that.

سینیٹر اعتزاز احسن (قائد حزب اختلاف): یہ 1.5 billion نہیں ہے بلکہ یہ 15 billion کی demand ہے۔ یہ اصل میں ہے 15825 million dollars اور یہ تقریباً 15 billion dollars کی demand ہے جس کے عوض 10 million dollars اکتوبر 2001 سے لے کر ستمبر 2012 تک ان کو ملے ہیں۔

Mr. Chairman: Exactly, I stand corrected. It is 10 billion.

شیخ آفتاب احمد: جناب والا! میرے پاس بھی یہی figure ہے یعنی 10.858 billion dollars ہمیں وہاں سے وصول ہوئے ہیں۔

Mr. Chairman: OK. He stands corrected now. Let us not go to this controversy. Yes, Sughra Imam *sahiba.*

Senator Syeda Sughra Imam: Sir, I think that the honourable Minister is either misstating the figure in his own reply or in the written reply, I don't know which is correct. My supplementary question also pertains to whether the honourable Prime Minister in his maiden visit had taken up NATO Supply issue, as you know the Americans are exiting, this is a critical moment, were the rates discussed? Has Pakistan talked about enhancing assistance, it is not assistance, it is actually what Pakistan is dued.

Mr. Chairman: Yes, Minister for Defence.

شیخ آفتاب احمد: جناب والا! میں نے پہلے بھی یہ گزارش کی ہے کہ وہاں پر جو meeting ہوئی ہے، اسحٰق ڈار صاحب نے اس meeting میں points raise کیے ہیں اور اس meeting کے سلسلے میں ہمیں کچھ پیسہ release ہوا ہے۔

Senator Syeda Sughra Imam: Sir, could I make a suggestion that could we refer this question to the Defence Committee since the honourable Minister is not prepared to answer the question.

Mr. Chairman: Yes, Abbas Khan *sahib.*

سینیٹر عباس خان: شکریہ۔ میرا وزیر موصوف سے سوال ہے کہ یہ جو funds آرہے تھے، ہم terrorism کی جنگ میں ملوث ہو گئے اور اب پھر پیسے آرہے ہیں۔ ان کا ہمیں ذرا break up دیں کہ فاٹا میں، KPK میں کتنا پیسا دیا گیا۔ اس کی تقسیم کا کیا طریقہ کار کیا ہے اور جب یہ پیسا آیا ہے تو یہ کس مد میں لگ رہا ہے اور کہاں لگ رہا ہے؟ شکریہ۔

Mr. Chairman: Yes, Minister for Defence.

شیخ آفتاب احمد: جناب چیئرمین! اس سلسلے میں میری گزارش یہ ہے کہ اس کے لیے تو مجھے ایک fresh question چاہیے کیونکہ میں نے پہلے ان سے پوچھنا ہو گا کہ یہ پیسا جو آیا ہے اس میں سے فاٹا پر کتنا لگا اور KPK پر کتنا لگا۔

جناب چیئرمین: جی صغریٰ امام صاحبہ۔

Senator Syeda Sughra Imam: Sir, I would like to reiterate my request that اگر آپ یہ سوال مہربانی کر کے relevant Standing Committee کو refer کر دیں۔ کیونکہ اس طرح تو دو مہینے lapse ہو گئے and we have not had session.

Mr. Chairman: For what reason?

Senator Syeda Sughra Imam: For the reason that insufficient information is available to the honourable Minister who is answering the questions.

Mr. Chairman: We can seek further information from them. Let it come before the House. I can defer this question, let the information come.
I can defer this question. Let the Minister کمیٹی کے پاس بھیجنے سے بہتر ہے کہ یہ معاملہ ایوان میں آئے۔
and let the concerned صغریٰ امام صاحبہ میں اس سوال کو defer کرتا ہوں concerned come to the House. Minister come to the House. Now we move on to next question.

Q.6

Mr. Chairman: Senator Engr. Malik Rashid Ahmed Khan is not present. Next question.

Q.77

Mr. Chairman: Any supplementary question? Yes, please.

Senator Farhatullah Babar: Mr. Chairman, the honourable Minister has stated

نوشہرہ میں جن لوگوں کی زمین لی گئی تھی ان کی compensation کے لیے پشاور ہائی کورٹ in reply to the question that کا فیصلہ انہوں نے تسلیم کر لیا ہے کہ ہاں یہ فیصلہ ہوا ہے۔ Honourable Minister states that the GHQ has demanded the amount of 1.5 billion for payment and Ministry of Finance کو approach کیا گیا تو Ministry of Finance نے Ministry of Defence سے کہا کہ ایک باقاعدہ summary بنا کر Economic Coordination Committee کو بھیج دی جائے۔ My supplementary question to the honourable Minister is that in the light of this advice by the Ministry of Finance, has the Ministry of Defence prepared and submitted summary to the Economic Coordination Committee or not? And if not, why not?

Mr. Chairman: Yes, Minister for Defence.

شیخ آفتاب احمد: جناب والا! یہ سوال basically وہی ہے جو دو دن پہلے discuss کیا گیا تھا فرحت اللہ بابر صاحب سے اور جس پر آپ کی طرف سے direction دی گئی ہے کہ ایک complete reply from the Ministry of Defence دیا جائے جو کہ میں Monday کو یہاں پر submit کر دوں گا۔ اس میں تمام details ہوں گی۔ یہ بات بالکل درست ہے کہ اس پر Ministry of Defence نے Ministry of Finance سے request کی ہے کہ یہ پیسا ہمیں دیا جائے اور انہوں نے کہا ہے کہ یہ معاملہ ECC کی meeting میں جائے گا۔ چونکہ ہم اس پر ایک complete reply آپ کی direction کے مطابق Monday کو شام تک یہاں پر submit کر دیں گے تو میری معزز سینیٹر صاحب سے درخواست ہے کہ اس کا مکمل جواب آنے کے بعد اس کو further proceed کیا جائے۔

سینیٹر فرحت اللہ بابر: جناب چیئرمین! یہ ایک خوش آئند بات ہے کہ فاضل وزیر صاحب کہہ رہے ہیں کہ مکمل جواب آ جائے گا۔ میرا تو اس وقت ضمنی سوال صرف یہ تھا کہ یہ سوال مئی 2013 کا ہے اور خود ان کو ہدایت دی گئی تھی from the Ministry of Finance کہ summary put up کریں۔ لہٰذا اتنا تو فاضل وزیر صاحب کو پتا ہوگا کہ کیا اس کے بعد انہوں نے summary بنا کر بھیجی ہے یا نہیں؟ وہ صرف اتنا بتا دیں باقی ہم ان کے مکمل مفصل جواب کا انتظار کریں گے جس کا انہوں نے دینے کا

وعدہ کیا ہے لیکن صرف یہ تو بتا دیں کہ وزارت خزانہ کی advice کے بعد آپ نے Economic Coordination Committee کو summary بنا کر بھیجی ہے یا نہیں؟ اس سوال کا جواب آنا اس لیے ضروری ہے کہ I want to drive home the point that there is a delay in the process.

Mr. Chairman: Yes, Minister for Defence.

شیخ آفتاب احمد: جناب چیئرمین! میں یہ گزارش کروں گا کہ یہ سوال جب کل زیر بحث آیا تو میں نے ان سے یہ سوال کیا تھا وہ کہتے ہیں کہ جی ہم اس کا جواب Monday کو دیں گے جس طرح سے direction آئی ہے۔ یہ صرف اب دو دن کی بات ہے، اس کے بعد آپ کے سامنے ایک complete picture آجائے گی کہ وہ کیس اس وقت کس position میں ہے اور کیا انہوں نے summary بھیجی ہے یا نہیں بھیجی۔ لہٰذا میں Monday کو ایک complete in writing جواب دینا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین: بابر صاحب! اس کا جواب آنے دیں۔ آپ نے یہ issue پہلے بھی raise کیا تھا، تو Monday تک اس کا جواب آ رہا ہے۔ لہٰذا we can defer this question till such time. I feel so that this would be referred to the Standing Committee. کیونکہ جو جواب آیا ہوا ہے اور یہاں پر رحوانہ صاحب بھی تشریف فرما ہیں، اعتزاز صاحب بھی ہیں اور رضا ربانی صاحب بھی ہیں اور راجہ صاحب خود بھی بڑے senior lawyer ہیں کہ اگر Section 6 of the Land Acquisition Act کو دیکھیں تو اس کے مطابق یہ جواب ہی نہیں ہے کیونکہ اگر پیسے جمع نہیں تھے تو acquisition کیوں ہوئی۔ So, that is the issue and certainly I feel that 35 سال ہو گئے ہیں اور لوگوں کو پیسے ہی نہیں ملے ہیں۔ جب جواب آجائے گا تو I feel this should be referred to the concerned Committee and let it be examined over there. Now, we move on to next question.

(Followed by T04)

T04−30OCT13 ZAFAR/Ed.Mohsin 1130 AM

چیئرمین۔۔۔ اگر آپ Land Acquisition Act Section 6 دیکھیں تو اس کے مطابق یہ جواب ہی نہیں ہے کیونکہ پیسے جمع ہی نہیں ہیں تو acquisition کیوں ہوئی that is the issue and certainly I feel کہ پینتیس سال ہو گئے ہیں اور لوگوں کو پیسے

ہی نہیں ملے۔ جواب آجائے تو I feel it should be referred to the concerned committee and let it be examined over there. We move on to next question. ہلال الرحمٰن صاحب۔

Q. No. 78.

Mr. Chairman: Any supplementary?

سینیٹر ہلال الرحمٰن: جناب چیئرمین! شکریہ۔ No supplementary.

Mr. Chairman: Next question, Eng. Malik Rashid Ahmed Khan, not present.

Q. No. 79.

Mr. Chairman: Next question, Eng. Malik Rashid Ahmed Khan, not present.

Q. No. 80.

Mr. Chairman: Next question, Eng. Malik Rashid Ahmed Khan, not present.

Q. No. 83.

Mr. Chairman: Next question, Mr. Amar Jeet.

Q. No. 7.

Mr. Chairman: Any supplementary?

Senator Amar Jeet: No sir.

Mr. Chairman: Next question. Mr. Abdul Rauf.

Q. No. 38.

Mr. Chairman: Any supplementary?

سینیٹر عبدالروف: جناب! میں نے ہرنائی تا سبی railway section کے بارے میں سوال کیا تھا۔ یہ پاکستان کے تمام sections میں منافع بخش ترین section تھا۔ کچھ عرصے سے حالات کی وجہ سے یہ section بند ہے اور ہرنائی سے سبی کے درمیان تجارت اور خصوصاً زمینداری کے حوالے سے رسد و رسائل کے لیے ریلوے ہی ایک ذریعہ ہے۔ وہاں پر تین پل ناکارہ ہو چکے اس وجہ سے گزشتہ چھ، سات سال سے یہ section بند پڑا ہے۔ خواجہ رفیق صاحب نے جواب میں کہا ہے کہ ہمارے پاس پیسوں کی کمی ہے لیکن آگے ایک

دوسرے سوال کے جواب میں انہوں نے کہا ہے کہ گوادر سے مستونگ کو link کرنے کے لیے billions کے funds رکھے گئے ہیں۔ میرا سوال ہے کہ اس section کو بحال کرنے کے لیے وہ کیا طریقہ کار اپنائیں گے؟

Mr. Chairman: Minister for Railways.

خواجہ سعد رفیق (وفاقی وزیر برائے ریلوے): جناب چیئرمین! شکریہ۔ معزز ممبر نے بڑی دردمندی سے ماضی کے چالیس سال میں پاکستان ریلوے میں ہونے والی تباہی اور بربادی کی ایک glimpse ایوان کے سامنے رکھی ہے۔ اس کی تفصیل تو جواب میں دی گئی ہے لیکن جناب چیئرمین! میں وضاحت کر دوں کہ گوادر کے لیے میرے جواب میں اور بجٹ میں بھی اس حوالے سے بھی کوئی پیسہ نہیں رکھا گیا۔ اس کے لیے Chinese Infrastructure Company کے ساتھ preliminary گفتگو ہو رہی ہے۔ جہاں تک سبی تا ہرنائی section کا معاملہ ہے، وہاں law and order کا مسئلہ ہے، railway bridges تباہ ہو چکے ہیں، ہمارا track نہ ہونے کے برابر ہے اور جو آثار قدیمہ رہ گئے ہیں، میں کوشش کر رہا ہوں کہ وہ چوری ہونے سے بچ جائیں۔ فی الحال ہم اس position میں نہیں ہیں کہ کوئی commitment کر سکیں کہ وہاں نئی lay line کریں گے کیونکہ اس section پر سارے نظام کو revamp کرنا پڑے گا۔ اس کے لیے فی الحال وسائل نہیں ہیں اور ابھی تو ہم fire fighting کر رہے ہیں۔ انشا اللہ وہ وقت آئے گا جب تمام sections بحال ہوں گے اور ہم آگے بھی جائیں گے۔

سینیٹر عبدالروف: اس سے میرا خیال ہے کہ ہر کوئی یہ سمجھ سکتا ہے کہ جہاں پر بھی law and order کا مسئلہ ہو اور اگر ایک ضلع دوسرے ضلع سے کٹ کر رہ جائے، کل کو وہاں پر سڑک کے دو پل بھی ناکارہ بنا دیے جائیں تو میں یہی کہوں گا کہ جب لوگ یہاں پر بات کرتے ہیں تو کہا جاتا ہے کہ کس قسم کی باتیں ہو رہی ہیں۔ آپ پھر اس صوبے کو اپنے حال پر چھوڑ دیں۔ حکومت لوگوں کو ایک پہاڑ کی وادی کے درمیان جس کا کوئی اور راستہ یا ذریعہ نہیں ہے۔۔۔ اس لیے میں یہ کہوں گا کہ کہیں سے بھی funds arrange کر کے ان تین پلوں کا مسئلہ حل کیا جائے۔ وہاں پر security already موجود ہے سب کچھ ہے۔ اگر یہ سلسلہ جاری رہا تو کل کوئی ضلع کوئٹہ یا دارلخلافے سے کٹ کر رہ جائے گا۔ شکریہ۔

Mr. Chairman: Minister for Railways.

خواجہ سعد رفیق: جناب چیئرمین! reality ایسی نہیں ہے اور جب ہم بات کریں تو ہمیں اپنی اپنی ذمہ داریوں کا پوری طرح پتا ہونا چاہیے۔ 1974 سے لے کر 2013 تک، اس میں تمام جماعتوں کی سب حکومتیں شامل ہیں، Pakistan Railways کو خسارہ ہی ہوا ہے۔ اب ایک ٹوٹی ہوئی situation ملی ہے، میں آپ کے ساتھ غلط بیانی نہیں کر سکتا کیونکہ یہ میرے مزاج کا حصہ نہیں ہے۔ میں آپ کو میٹھی گولی بھی پیش نہیں کر سکتا۔ سچ یہی ہے کہ فی الحال ہم اس قابل نہیں ہیں، ہمارا دل یہ کہنے کو نہیں کرتا لیکن اگر ایوان اور قوم کو سچ نہ بتائیں تو کس کو بتائیں۔ یہ جو bridges ٹوٹے ہوئے ہیں، صرف ان کا معاملہ نہیں ہے اور معزز رکن بہت اچھی طرح جانتے ہیں کہ وہاں پر کئی جگہوں سے railway track غائب ہو چکا ہے، بہت سے obsolete systems ہو چکے ہیں۔ یہ اربوں کی سرمایہ کاری اور security کا معاملہ ہے۔ جہاں تک security provide کرنے کا تعلق ہے تو اگر آپ نیا سوال دیں تو میں بڑی تفصیل سے عرض کر دوں گا کہ کوئٹہ، سبی اور جیکب آباد section پر ماضی میں کیا تھا اور اب ہم نے اس میں کتنی improvement کی ہے۔ یہ جو bomb blasts ہوتے ہیں، راکٹ لگتے ہیں، ہم سوئے ہوئے نہیں ہیں لیکن آپ کی خدمت میں reality پیش کرنا ضروری ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ آپ ناراض نہیں ہوں گے۔ پھر بھی اگر کوئی حکم ہے تو آپ میرے chamber میں تشریف لائیے، میری رہنمائی فرمائیے، جو ہو سکا ہم ضرور کریں گے۔

جناب چیئرمین: ہمایوں خان صاحب۔

سینیٹر محمد ہمایوں خان: شکریہ۔ جناب چیئرمین! جس طرح ہمارے معزز رکن نے ہرنائی تا سبی section کے بارے میں سوال پوچھا ہے، اسی طرح کی صورتحال کوئٹہ تا ژوب section کی بھی ہے، یہ track انگریزوں کے دور میں بنا تھا، کچھ سال پہلے وہ بھی اکھڑ گیا تھا، اب نہ track ہے اور نہ ہی system ہے۔ کیا وزیر صاحب کی Gwadar package میں اس سلسلے میں بھی کوئی consideration ہے اور دوسرا کوئٹہ تا تفتان جو ہمارا یورپ سے international link ہے، اس پر بھی کوئی plan or strategy ہے؟

Mr. Chairman: Minister for Railways.

خواجہ سعد رفیق: جناب! جہاں تک کوئٹہ تا تفتان section کا تعلق ہے، Pakistan Railways نے اس کی preliminary assessment کی ہے۔ تقریباً ساڑھے چھ بلین ڈالر کی initial estimation کی گئی ہے اور ہم کوشش کر رہے ہیں کہ foreign investment کا بندوبست ہو، یہ پاکستان کی economy کی life line ہو سکتی ہے۔ جب آپ foreign investment

access کرتے ہیں تو اس کے کچھ بنیادی تقاضے ہیں۔ ایک law and order situation اور دوسرا financial viability ہے۔ اس section کی financial viability موجود ہے اور ہم اس کے لیے کوشش کر رہے ہیں۔ جہاں تک باقی system کا تعلق ہے، صرف بلوچستان ہی نہیں بلکہ پورے پاکستان میں ہماری پہلی ترجیح ہے کہ جو existing and operational track ہے، phase one میں اس کو improve کریں تا کہ جو ٹرین کبھی کہیں کھڑی ہو جاتی ہے، کہیں چالیس، کہیں ساٹھ پر چلتی ہے، اس کو کوشش کر کے 120 پر لایا جائے۔

جناب چیئرمین: کلثوم پروین صاحبہ۔

سینیٹر کلثوم پروین: شکریہ۔ جناب چیئرمین! ایک بات کا اعتراف کرنا پڑے گا کہ ہمارے معزز وزیر سعد رفیق صاحب اپنی field میں محنت کر رہے ہیں۔ کہنے کا مقصد یہ ہے کہ صرف کوئٹہ تا نوشکی ہی نہیں، کوئٹہ تا سبی، کوئٹہ تا ژوب، کوئٹہ تا بوستان sections میں جتنا railway track تھا، وہ غائب ہو گیا، چوری ہو گیا، یہ billions کا لوہا تھا۔ کیا وہ اس کی تفتیش کر رہے ہیں؟ یہاں پر انگریز کے دور کے جو tracks تھے، وہ ایک سیلاب سے نہیں جا سکتے۔ وہ اتنے بڑے بڑے tracks کہاں غائب ہو گئے؟ اب یہ لائن بچھ ہی نہیں سکتی کیونکہ وہاں پر تو tracks رہے ہی نہیں۔ معزز وزیر کوئی ایسی کمیٹی تشکیل دیں جو تحقیق کرے کیونکہ جو railway lines exist کر رہی تھیں، وہ ہی نہیں رہیں تو نئی بچھانے کے لیے ہمیں مزید سو سال انتظار کرنا پڑے گا۔ یہ اپنے department میں محنت کر رہے ہیں مگر کم از کم ایک کمیٹی بنا دی جائے یا جو ریلوے کی کمیٹی ہے، یہ معاملہ اس کے سپرد کیا جائے کہ یہ tracks اور لوہا کہاں غائب ہو گیا۔

Mr. Chairman: Minister for Railways.

خواجہ سعد رفیق: بہت شکریہ۔ میں معزز ممبر کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے میری حقیر سی effort کو acknowledge کیا ہے---جاری---

T05–30OCT2013---ASHFAQ/ED.MUBASHIR---11.40AM

جناب چیئرمین: جی وزیر برائے ریلوے۔

جناب سعد رفیق: میں معزز رکن کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے میری ایک حقیر سی effort کو acknowledge کیا ہے اور میں یہ بات واضح کرنا چاہتا ہوں کہ ہم نے جب سے charge assume کیا ہے، IG Railways بہت ایماندار آفیسر ہیں اور ان

کے ساتھ بہت اچھے افسروں کی team ہے۔اس کام پر لگائی ہے اور یہ سن کر آپ کو افسوس ہو گا کہ بے شمار چوری کی وارداتیں ہیں ان کی FIRs کٹی ہیں لیکن گرفتاری نہ ہونے کے برابر ہے۔ اب ہم نے یہ سلسلہ شروع کیا ہے۔ میں اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے یہ بھی کہوں گا کہ ہماری آزاد عدلیہ کو بھی ہمارا ساتھ دینا چاہیے اور میں جان بوجھ کر یہ بات کہہ رہا ہوں کیونکہ ہم سخت تکلیف میں ہیں۔ اگلے دن ہم نے ایک چور کو پکڑا ہے اور اس کو آزادی مل گئی ہے۔ چوروں کو آزادی نہیں ملنی چاہیے۔ ہم نے پکڑ دھکڑ کا سلسلہ شروع کر دیا ہے لیکن ہمیں عدلیہ کی support درکار ہے، اگر یہ support نہیں ملے گی تو ہمارا کام مشکل ہو جائے گا۔ شکریہ۔

Mr. Chairman: Next Question, Mr. Zahid Khan.

(Q. No. 39)

Mr. Chairman: Any supplementary?

سینیٹر محمد زاہد خان: جناب والا! اگر معزز وزیر دیکھیں تو میرے سوال کے تین چار حصے ہیں، ایک حصے میں یہ کہا گیا ہے کہ ہم اس کی معلومات اکٹھی کر رہے ہیں اور ابھی تک معلومات اکٹھی نہیں ہوئیں جب اکٹھی ہوں گی تو پھر ہم ہاؤس میں لے کر آئیں گے۔ جناب! عجیب سی بات ہے کہ میں نے پوچھا ہے کہ جون 2013 سے اب تک province wise کتنی دہشت گردی ہوئی ہے اور جس میں لوگوں کی جانیں ضائع ہوئی ہیں۔ میں صرف آپ کو صوبہ خیبر پختونخوا کے figures بتانا چاہتا ہوں، اس میں یہ لکھا ہے کہ 136 attacks ہوئے ہیں۔ چاہے target killings ہے چاہے دہشت گردی ہے اس میں suicidal attacks بھی ہیں لیکن یہ کل تعداد بتا رہے ہیں کہ 120 لوگ شہید ہوئے ہیں اور یہ کتنی انہونی بات ہے کہ ایک جو Church والا واقعہ تھا، اس میں 90 لوگ ہلاک ہوئے تھے۔ اس کے بعد جب قصہ خوانی بازار کا واقعہ ہوا تو اس میں 60 لوگ شہید ہوئے۔ بس پر attack ہوا تو 25 لوگ اس میں شہید ہوئے، ایک وزیر پر attack ہوا، 9 افراد اس میں شہید ہوئے اور وہاں پر آپ کی پولیس کو ہر روز target کیا جا رہا ہے۔ ایک رات میں پولیس کے چار لوگوں کو ایک check post پر مارا گیا۔ آپ کا جو جواب ہے، آپ اس سے satisfy ہیں، اگر خود satisfy نہیں ہیں تو آپ نے ہاؤس میں کیسے پیش کیے۔ آپ آگے چلیں تو اس میں بہت ساری ایسی غلطیاں ہیں۔ کہتے ہیں کہ پنجاب میں دہشت گردی کے 13 واقعات ہوئے ہیں اور اس میں 6 کی ہلاکت ہوئی ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ ہیں۔ سندھ میں 46 واقعات ہوئے ہیں اور اس میں 38 لوگ شہید ہوئے ہیں۔ کراچی میں روز بے چارے 18 بندے مارے جا رہے ہیں---

جناب چیئرمین: آپ سوال کر لیں۔

سینیٹر محمد زاہد خان: جی بالکل۔ مجھے یہ بتائیں کہ آپ نے جو figures دیئے ہیں صحیح ہیں یا نہیں ؟ تو آپ نے کیوں غلط figures دیئے ہیں۔

جناب چیئرمین: وزیر برائے داخلہ۔

چوہدری نثار علی خان: شکریہ جناب چیئرمین! میرے خیال میں سینیٹ میں ہم کھڑے ہو کر جب سوال کرتے ہیں تو ہمیں آئینی اور قانونی پوزیشن کا احساس ہونا چاہیے۔ law & order صوبائی مسئلہ ہے جب بھی سینیٹ یا قومی اسمبلی سے کوئی سوال آتا ہے اور وہ صوبے سے متعلق ہوتا ہے تو ہم ایک طرف سے یہ جواب دے سکتے ہیں کہ بہتر ہے کہ یہ سوال صوبائی اسمبلی میں اٹھایا جائے لیکن ہم ایسا نہیں کرتے۔۔۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: زاہد خان صاحب پہلے جواب تو مکمل کرنے دیں۔ آپ کو موقع دیں گے۔ پہلے جواب تو ختم کرنے دیں۔ Please have your seat.

سینیٹر محمد زاہد خان: تو جواب دے دیں۔

جناب چیئرمین: پہلے مکمل جواب آنا چاہیے۔ پھر آپ کو موقع دیں گے۔ جی

چوہدری نثار علی خان: جناب چیئرمین صاحب! یہ کونسا طریقہ ہے۔ اس انداز سے میں جواب نہیں دوں گا۔

جناب چیئرمین: زاہد خان صاحب جواب مکمل ہونے دیں پھر آپ کو موقع دیں گے۔ آپ تشریف رکھیں۔

چوہدری نثار علی خان: کسی طریقے سے سوال کیا جاتا ہے۔ پھر حوصلہ ہونا چاہیے۔ ہم ایسا نہیں کرتے میرا اگلا sentence سن لیں تو شاید ان کی تسلی ہو۔ ہم ایسا نہیں کرتے ہیں۔ ہم صوبوں کو لکھتے ہیں کہ سینیٹ کا یہ سوال آیا ہے، ہمیں اس کے اعداد و شمار چاہیئں۔ صوبوں کے متعلق جو بھی اعداد و شمار آتے ہیں۔ وفاقی حکومت کے پاس کوئی ذرائع انہیں check or cross check کرنے

کے لئے نہیں ہوتے یا اس طرح گنتی کرنے کے لیے جس طرح معزز سینیٹر نے کہا ہے۔ ان کے جو بھی concerns ہیں، ان کو سامنے رکھ کر انہوں نے جو گنتی یہاں پر گننی ہے، میں پھر صوبائی حکومت کو لکھواتا ہوں کہ وہ ان figures کو دوبارہ check کریں۔ میں اس بات کو دوبارہ دہراتا ہوں کہ یہ figures ہمیں خیبر پختونخوا کی طرف سے آئی ہیں، ہم ان کو مزید check کرالیتے ہیں۔

جناب چیئرمین: جی زاہد خان صاحب۔

سینیٹر محمد زاہد خان: معزز وزیر مجھے یہ بتائیں کہ Interior Ministry کے پاس کتنی intelligence agencies ہیں؟ کیا وہ اعداد و شمار جمع نہیں کرتیں، کیا وہ صرف اسلام آباد کو دیکھ رہی ہیں، کیا وہ اسلام آباد سے باہر کہیں بھی دہشت گردی کو check نہیں کررہیں، ان کی report honourable Minister صاحب کے پاس نہیں آتی؟

جناب دوسری بات یہ ہے کہ میں نے کہا کہ جو funding آرہی ہے، کیا اس کو FIA check کررہی ہے، اس میں کتنے لوگ پکڑے گئے ہیں یا نہیں پکڑے گئے؟ یہ مہربانی کرکے اپنی agencies سے تو پوچھ لیا کریں جب صوبوں سے جوابات آتے ہیں۔ آپ مجھے بتائیں کہ آپ کی intelligence agencies کی کیا report ہے، وہ ایوان کو بتا دیں؟

جناب چیئرمین: جی وزیر داخلہ صاحب۔

چوہدری نثار علی خان: میں حیران ہوں کہ کس قسم کے سوالات جذبات میں پوچھے جا رہے ہیں، اگر کسی کو علم نہیں ہے، intelligence agencies کا کام گنتی کرنا نہیں ہے۔۔۔

(مداخلت)

Mr. Chairman: Order in the House,

وزیر صاحب جواب دے رہے ہیں، آپ جواب سن لیں۔ جی۔

چوہدری نثار علی خان: جب بھی کوئی واقعہ ہوتا ہے، یہ security agencies کا کام ہے، پولیس اس واقعہ کا record مرتب کرتی ہے۔ خدانخواستہ کوئی ایسا واقعہ ہوتا ہے، اس میں کچھ لوگ ہلاک ہوتے ہیں، شہید ہوتے ہیں، اس کا باقاعدہ record ہوتا ہے اور یہ Provincial Government maintain کرتی ہے، Federal Government maintain نہیں کرتی۔ Intelligence

agencies کا یہ کام نہیں ہے۔ جیسے یہاں پر کہا گیا ہے کہ over and above کوئی record check کرنا ہے، اگر معزز سینیٹر اس پر مطمئن نہیں ہیں تو ہم اور ذرائع استعمال کر سکتے ہیں، کوشش کریں گے، مگر جو verifiable record ہے، وہ Provincial Governments maintain کرتی ہیں۔

جناب چیئرمین: جی عباس خان صاحب۔ Zahid Khan *sahib*, we can't have a discussion on this اس کا جواب آ گیا ہے۔ جی اعتزاز احسن صاحب۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: زاہد خان صاحب! آپ نے دو ضمنی سوالات کئے ہیں، we can't have a debate on this question, rules do not permit that. اس کا جواب نہیں آیا، if you are not satisfied then we can have a discussion? If you are not satisfied, we can't have a discussion on this. This is the procedure. جی اعتزاز احسن صاحب۔

سینیٹر اعتزاز احسن: جناب چیئرمین صاحب! مجھے وزیر صاحب کے جواب سے بڑی تکلیف اور دکھ ہوا ہے۔ یہاں پر issue یہ نہیں ہے کہ صوبائی حکومت کی figures یہ رکھتے ہیں کہ نہیں رکھتے۔ میں بھی ایک زمانے میں وزیر داخلہ رہا ہوں اور وزارت داخلہ کی جانب سے ایوان کو ایک جواب دیا گیا ہے اور وہ جواب اتنا patently on the surface verifiable ہے کہ جب یہ کہا گیا کہ گزشتہ چند ماہ میں جون سے لے کر جو figures دی گئی ہیں، اس کے مطابق خیبر پختونخوا میں دہشت گردوں کے ہاتھوں 120 شہادتیں ہوئی ہیں، اب یہ وزیر صاحب نے جواب دیا ہے۔ ہمارا براہ راست صوبائی اسمبلی یا صوبائی حکومت سے تعلق نہیں ہے، ہم یہ کہتے ہیں کہ وزیر داخلہ صاحب جب جواب پر دستخط کر رہے تھے، اس کو دیکھنا، ان پر لازم تھا تو کیا انہوں نے یہ نہ سوچا اور پوچھا کہ 90 ہلاکتیں ایک واقعہ میں ہوئی ہیں، 26 دوسرے واقعے میں ہوئی ہیں اور 9, 20 and 25 دوسرے واقعات میں ہوئی ہیں، یہ صرف بڑے بڑے واقعات میں ہوئی ہیں۔ یہ فرما رہے ہیں کہ 136 وارداتیں ہوئی ہیں، 136 وارداتوں میں جو شہید ہوئے، اس کا مطلب ہے کہ کچھ وارداتوں ایسی ہوئی ہیں جن میں کوئی شہید نہیں ہوا اور terrorist activity ہوئی ہے، اس میں خودکش بھی نہیں مرا تو یہ چیز on the surface دیکھنے والی ہے۔ یہ ذمہ داری ان کی ہے، ہم ان سے پوچھیں گے اور مجھے اس بات کی تکلیف ہوئی ہے کہ آپ نے یہ دیکھا ہی نہیں، سوچا ہی نہیں اور

casuallyجواب دے دیا اور آپ اس کو defend کر رہے ہیں۔ آپ کو چاہیئے کہ میں ان figures کے جواب کو واپس لیتا ہوں اور verify کرتا ہوں، اگر یہ جواب کو واپس نہیں لیتے تو ہم اس پر walkout کریں گے۔

Mr. Chairman: Yes, Minister for Interior.

جاری-------T06

T06-30OCT2013 FURQAN[ED.ALTAF] 11.50A.M.

چوہدری نثار علی خان: مجھے احساس ہے کہ معزز سینیٹر موقع کی تلاش میں ہوتے ہیں۔

جناب چیئرمین: جی اعتزاز احسن صاحب۔

سینیٹر اعتزاز احسن: میں نے نیک نیتی کے ساتھ سوال کیا ہے، میں ان کے بارے میں کسی موقع کی تلاش میں نہیں ہوں۔

چوہدری نثار علی خان: یہ کون سا طریقہ ہے جی، I am on my legs and he starts speaking.

جناب چیئرمین: اعتزاز صاحب! منسٹر صاحب کو conclude کرنے دیں۔ Let him conclude the reply.

سینیٹر محمد زاہد خان: جناب چیئرمین! اگر یہ جواب نہیں دینا چاہتے ہیں تو ہم walkout کرتے ہیں۔

جناب چیئرمین: زاہد خان صاحب! تشریف رکھیں، منسٹر صاحب جواب دے رہے ہیں، آپ جواب سنیں۔

سینیٹر چوہدری جعفر اقبال: جناب چیئرمین! آپ rules کے مطابق چلیں کہ rules کیا کہتے ہیں، یہ rules پڑھیں۔

جناب چیئرمین: جعفر اقبال صاحب! same thing is being repeated from this side now also, وہ جو کچھ کر رہے ہیں تو آپ بھی وہی کچھ کر رہے ہیں۔ منسٹر صاحب کو جواب دینے دیں، please have your seat. جی منسٹر صاحب۔

چوہدری نثار علی خان: یہ بولیں، میں سننے کے لیے تیار ہوں۔

جناب چیئرمین: آپ نے conclude کر لیا؟ آپ پہلے conclude کر لیں پھر ان کو موقع دیں گے۔

چوہدری نثار علی خان: جناب چیئرمین! میں بالکل واضح انداز سے کہتا ہوں کہ مجھے ان کے mandate کا احساس ہے مگر if he thinks that they browbeat me that is definitely wrong.

سینیٹر میاں رضا ربانی: یہ browbeat me کی کیا بات کر رہے ہیں، this is not a way of talking, this is the House.

(مداخلت)

Mr. Chairman: Mian *sahib*, let him conclude, I will give you the opportunity.

چوہدری نثار علی خان: یہ انداز دیکھ لیں، اگر یہ browbeating کا نہیں ہے تو اور کون سا انداز ہوتا ہے۔

جناب چیئرمین: منسٹر صاحب! آپ اپنا جواب complete کریں۔

(مداخلت)

Senator Mian Raza Rabbani: Look at the attitude of the Minister.

Ch. Nisar Ali Khan: Look at your attitude.

Senator Mian Raza Rabbani: You don't shout me.

Ch. Nisar Ali Khan: You don't shout me.

(Interruption)

Mr. Chairman: Leader of the House.

Senator Raja Muhammad Zafar-ul-Haq: Mr. Chairman! kindly call the House in order.

(Interruption)

سینیٹر مولا بخش چانڈیو: جناب چیئرمین! یہ کیسے بول رہے ہیں، یہ کوئی طریقہ تو نہیں ہے۔ یہ ہیڈ ماسٹر ہیں کیا؟

جناب چیئرمین: چانڈیو صاحب! تشریف رکھیں، the floor is with the Leader of the House. Mian *sahib*, please resume your seat.

(مداخلت)

سینیٹر میاں رضا ربانی: یہاں ہم ان کے مزارعے نہیں ہیں۔

جناب چیئرمین: میاں صاحب! اس طرح ہاؤس نہیں چل سکے گا۔Please have your seat.آپ لوگوں سے درخواست کر رہا ہوں کہ آپ تشریف رکھیں، آپ کی بات بالکل سنیں گے۔ If this thing continue then I will adjourn the House, otherwise I will suspend the proceedings, I cannot continue with this.

سینیٹر اعتزاز احسن: جب تک وزیر داخلہ صاحب دونوں باتوں کی معافی نہیں مانگتے، ہم ان کے اس رویہ پرwalkout کرتے ہیں۔

سینیٹر راجہ محمد ظفر الحق: معافی کونسی، بات تو کرنے دیں۔

(اس موقع پر اپوزیشن اراکین ایوان سےwalkout کر گئے)

Mr. Chairman: Leader of the House.

سینیٹر راجہ محمد ظفر الحق: جناب چیئرمین! میں اس بات کا اعتراف کرتا ہوں کہ اپوزیشن کا اپنا ایکroleہوتا ہے، وہ واقعی موقع کی تلاش میں رہتے ہیں اور ان کو رہنا چاہیے۔ جب ان کو موقع ملتا ہے وہ شور وغیرہ کرتے ہیں یاwalkout کرتے ہیں تو ہم اسے برداشت کرتے ہیں اور اس بات کا احساس رکھتے ہیں۔ کل تک ہم ادھر بیٹھے تھے اور یہ اس طرف تھے، ہم سمجھتے تھے کہ وہ ہمیں browbeat اس وقت بھی کر رہے تھے لیکن ہم نے کبھی اس بات کا برا نہیں منایا، مگر جس طریقے سے آج انہوں نے Chairکو addressکیا ہے، وہ آپ کی کوئی بات ماننے کو تیار نہیں تھے، ان کا threatening attitude Minister of Interiorکی طرف نہیں تھا، یہ ہاؤس کی طرف تھا، آپ کی طرف تھا کہ آپ جسے اجازت نہیں بھی دیتے وہ بھی کھڑا ہو جاتا ہے۔ یہ cultureہاؤس میں نہیں ہونا چاہیے جو باہر بازاروں میں ہوتا ہے، یہ بڑی غیر مناسب بات ہے۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ جی آفتاب شیخ صاحب! اپوزیشن کے بغیر تو how can we proceed, جائیں ان کو لے کر آئیں۔ Question Hour چل رہا ہے، this is a walkout, now certainly I can suspend the proceedings then. جی وزیر داخلہ صاحب۔

چوہدری نثار علی خان: جناب چیئرمین! میں صرف ایک گزارش کرنا چاہوں گا کہ آپ نے ازخود بڑا fairly ایوان کو چلانے کی کوشش کی، اس طرف جو ہمارے دوست جذبات میں آرہے تھے انہیں سمجھانے کی کوشش بھی کی۔ میں تھوڑی سی یہ وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ میں نے ان کے سوال میں interruption نہیں کی، میں نے کوئی ایسی بات نہیں کی کہ جس سے یہ فوری طور پر react کریں، میں جب بھی جواب دینے کے لیے کھڑا ہوا تو interruption ہوئی اور بار بار ہوئی، صرف سینیٹر صاحبان کی طرف سے نہیں ہوئی، Leader of the Opposition کی طرف سے ہوئی، مجھے بات کرنے سے روکا گیا۔ میں نے صرف ایک sentence استعمال کیا کہ مجھے browbeat نہ کریں، یہ تو threat ہو گیا اور انہوں نے جو کھڑے ہو کر کہا کہ جب تک یہ جواب واپس نہیں لیا جائے گا تو ہم walkout کریں گے،جبکہ اس سے پہلے میں نے کہہ دیا تھا کہ یہ جواب صوبائی حکومت کی طرف سے آیا ہے، ہم اس کی مزید information لے لیتے ہیں۔ یہ اگر threat نہیں ہے تو مجھے بتائیں کہ پھر دھمکی کس چیز کا نام ہے۔ میری طرف سے کونسی دھمکی دی گئی۔ ہماری کوشش یہ ہوتی ہے کہ سوالوں کا جواب دیا جائے اور بحث کو اس level پر نہ لیا جائے کہ سوالات کے پیچھے رہ جائیں اور سارا معاملہ politicize ہو جائے۔

میری آخر میں آپ سے یہ گزارش ہے کہ اگر اپوزیشن اس ایوان میں اس تضحیک آمز رویہ سے اجتناب کرتی ہے تو ہم آئیں گے، اگر وہ walkout کر سکتے ہیں تو میرا خیال ہے کہ ہم بھی یہ کہہ سکتے ہیں کہ وہ اس ایوان کو مہذب انداز سے چلانے کی اجازت دیں گے تو ہم آئیں گے، اس ایوان میں کوئی اپنی تضحیک کروانے نہیں آتا۔ ہم ہر سوال کھلے دل سے سنیں گے اور خندہ پیشانی سے اس کا جواب دیں گے، یہ نہیں کہ وہاں سے تضحیک ہو رہی ہو اور ہم کہیں کہ آپ کی ہر بات صحیح ہے، وہ کہیں جواب واپس لے لیں اور ہم جواب واپس لے لیں، وہاں سے اتنے اونچے انداز سے دھمکیاں مل رہی ہوں اور ہم سر نیچے کیے رکھیں۔

Mr. Chairman: Thank you Minister *sahib*. It is a collective responsibility of everybody. As I requested the Minister for Parliamentary Affairs also, it is not the individual obligation or responsibility, it is collective responsibility how to run the House.

ہم چاہتے ہیں کہ ہاؤس کو مہذب طریقے سے چلایا جائے اورChair کی بھی کوشش ہوتی ہے کہ equal opportunity should be given to both sides. آپ نے جواب دیا, and I was asking them that let him complete his reply, اس کے بعد کوئی سوال آتا ہے تو we can take it up. Although it is a right to walkout under the parliamentary proceedings, یہ ہوتا ہے اور پھر treasury benches مناتی بھی ہیں۔ پارلیمانی منسٹر صاحب ان کو منا کر لے آئیں تا کہ we can proceed further.

As far the browbeating and all those things, we can discuss on all these things in a Business Advisory Committee in the next meeting now. Raja *sahib*, we have to take into confidence all the parliamentary leaders and we should adopt the parliamentary practices in this House, that's way I feel.

جعفر اقبال صاحب! I understand آپ جو کہنا چاہتے تھے لیکن have the opposition first.

(آگے جاری T07)

T07−30OCT2013..............FANI\ED.Altaf................12.00 NOON

جناب چیئرمین: جعفر اقبال صاحب! دیکھیں I understand کہ آپ بات کرنا چاہتے ہیں let us have the Opposition first اگر یہ نہیں چاہتے Opposition that what I have asked the Minister اگر آپ مناسب سمجھتے ہیں should not come then it is up to the treasury benches. جی بابر غوری صاحب۔

سینیٹر بابر خان غوری: شکریہ۔ جناب چیئرمین! میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس وقت Question Hour چل رہا ہے اور حکومتی بینچوں کا بڑا پن ہوگا کہ وہ ان کو منا لائیں۔ اس ایوان کی ایک روایت بھی رہی ہے کہ اپوزیشن کو فوری طور پر واپس لایا جاتا رہا ہے۔ چونکہ کاروائی شروع ہو چکی تھی اور اس کو پورا ہونا چاہیے اور یہ جو تلخیاں ہیں یہ نہیں ہونی چاہیں۔ سینیٹ کا ایک تقدس ہے اور اس کا ہم سب کو

خیال رکھنا چاہیے۔میری گزارش یہ ہے کہ اس میں کسی کی انا کا مسئلہ نہیں ہے۔شیخ آفتاب صاحب یا کوئی ساتھی جائیں اور ان کو لے کر آئیں وہ ضرور آئیں گے میری گزارش یہ ہے کہ یہ سوالات کی کارروائی پوری ہونی چاہیے کیونکہ Question Hour بڑا important ہوتا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ جو دیگر ایجنڈا ہے وہ بھی مکمل ہونا چاہیے۔میں امید کرتا ہوں کہ یہ اس مسئلے کو ضرور دیکھیں گے۔ قائد ایوان کسی بھی دو ساتھیوں کو بھیج دیں تا کہ وہ لوگ ایوان کے اندر آجائیں اور کارروائی مکمل ہوسکے۔

جناب چیئرمین: جی خواجہ سعد رفیق صاحب۔

خواجہ سعد رفیق(وفاقی وزیر برائے ریلوے): شکریہ۔ جناب چیئرمین! مجھے صرف یہ عرضداشت پیش کرنی ہے کہ یہ جو Question Hour ہے اس کی sanctity کا ہم سب کو پتا ہے۔اس بد قسمت قوم کا اس پر بہت پیسا خرچ ہوتا ہے، اس پر بڑی محنت اور عرق ریزی ہوتی ہے۔ اراکین سوالات کرتے ہیں ، محکمے ان کے جوابات لاتے ہیں۔ ہم راتوں کو بیٹھ کر ان جوابات کو analyze کرتے ہیں ، غلط ہوں تو واپس بھیجتے ہیں تو ان پر بڑی exercise ہوتی ہے۔ ہم اپنے محترم ممبران کے سوالات کے جوابات دینے کے لیے جو ہماری ڈیوٹی ہے حاضر ہیں۔ کوئی سوالات کا جواب لینے والا بھی تو ہونا چاہیے؟ اگر یہ رویہ ہوگا کہ وزیر کو آپ بات ہی نہیں کرنے دیں گے اور سارے مل کر اس کو پڑجائیں گے اور جو Parliamentary norms ہیں ان کا اتنے سینئر قائدین بھی خیال نہیں کریں گے تو مجھے بتائیں کہ ہم ان سوالات کا جواب فرشتوں کو دیں؟ ہم تو یہاں پر موجود ہیں اور جن سوالات کو انہوں نے in the larger interest of Pakistan اٹھایا ہے ان کے جواب دینے کے لیے موجود ہیں۔ میں حیران ہوں کیونکہ بائیکاٹ ہوتا رہتا ہے ، ہم بھی کرتے رہے ہیں یہ Parliamentary practice ہے لیکن Question Hour میں تو میرے خیال میں اس کو avoid کیا جانا چاہیے تا کہ جو خود انہوں نے سوال کیا ہے ہم اس کا جواب دیں۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔جی حاجی غلام علی صاحب۔

سینیٹر حاجی غلام علی: شکریہ۔ جناب چیئرمین! یہ جو واقعہ آج رونما ہوا ہے اس پر افسوس ہے۔ اصل میں بات یہ ہے کہ ہمارے وزراء صاحبان کافی محنت کر رہے ہیں، اس میں کوئی شک نہیں۔ خواجہ سعد رفیق صاحب کے بارے میں بھی کافی ضمنی سوالات ہوئے ہیں۔آپ اس ایوان کے ماضی کی practice بھی دیکھ لیں۔ میں تو یہ کہتا ہوں کہ ہمیں اپوزیشن کو ساتھ لے کر چلنا چاہیے۔آج سے کچھ

مہینے پہلے جب ہم اس طرف بیٹھے تھے ، پرویز رشید صاحب، راجہ ظفر الحق صاحب، اسحاق ڈار صاحب تو ہم نے اس سے بہت سخت رویہ رحمان ملک صاحب کے سامنے پیش کیا- اگر پاکستان میں کہیں بارش بھی ہوئی تو ہم نے اس کو ذمہ دار ٹھہرایا لیکن اس نے اس ایوان کو خندہ پیشانی سے جواب دیا- میرے خیال میں یہ پاکستان کا upper House ہے میں بحیثیت ایک طالب علم کے یہ کہتا ہوں کہ یہ جو جواب آیا ہے تو کوئٹہ میں زائرین کی بس پر حملہ ہوا اور پھر ہزارہ قبائل پر دو واقعات میں پانچ سو سے زائد افراد مارے گئے-

جناب چیئرمین: غلام علی صاحب! ابھی تو یہ بات under discussion ہے- ابھی آپ ضمنی سوال پر آگئے ہیں- سوال یہ ہے کہ اپوزیشن کو جلد منا کر ایوان میں لایا جائے-

سینیٹر حاجی غلام علی : ہم کو اس طرح کا رویہ نہیں چاہیے- اگر جواب غلط ہے تو وزیر صاحب کو بالکل خندہ پیشانی سے کہنا چاہیے کہ ان لوگوں کے خلاف کاروائی کریں گے- اگر یہی سوال یہاں پر رحمان ملک سے ہوتا اور وہ کہتا کہ صوبائی حکومت ذمہ دار ہے تو ہم تو آوازیں کستے تھے- ہم نے کیا کچھ نہیں کیا ان کے ساتھ- اس لیے میں کہتا ہوں کہ اپنی ذمہ داری کو یہ پورا کریں اور اپوزیشن کو لائیں- اگر وہ غلط بھی کریں گے تو ہم کو جواب خندہ پیشانی سے دینا چاہیے، اخلاقی شکست دینا ہمارا فرض ہے ایسا نہیں کہ ہم یہ کریں-

جناب چیئرمین: شکریہ- جی پرویز رشید صاحب- Jaffar Sahib floor with the Minister now he has got the preference. Minister is also got the preference. جی پرویز رشید صاحب-

سینیٹر پرویز رشید (وفاقی وزیر برائے اطلاعات و نشریات): جناب چیئرمین! آپ کا بہت شکریہ- میں اس بحث میں شامل نہیں ہونا چاہتا تھا کیونکہ میرے دل کی بات خواجہ سعد رفیق صاحب اور دوسرے ساتھیوں کی جانب سے کہہ دی گئی تھی چونکہ ابھی ایک معزز سینیٹر نے میرا نام لے کر اور حوالہ دے کر یہ کہا کہ ہم سابق وزیر داخلہ جناب رحمان ملک صاحب کی شان میں گستاخی کیا کرتے تھے-میں صرف اس کی وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ ہم نے سخت رویہ ضرور اپنایا ہوگا اور سخت رویہ اختیار کرنے کا اپوزیشن کو حق پہنچتا ہے-ہم نے بھی اپنے اس حق کو استعمال کیا ہوگا اور اگر آج وہ بھی اپوزیشن کا حق استعمال کرتے ہیں تو وہ سخت رویہ اختیار کریں- زیادہ تنقید کریں، زیادہ سخت رویہ اختیار کریں، زیادہ گہرائی کے ساتھ ہمارے جوابات کا ملاحظہ کریں اور ہماری غلطیوں کی نشاندہی کریں یہ ان کا حق ہے-ہم نے بھی اپنا یہ حق استعمال کیا لیکن جناب چیئرمین! ہم نے کبھی بد تمیزی نہیں کی- کبھی بھی ہم آٹھ، آٹھ، دس، دس

لوگوں نے ایک ساتھ کھڑے ہو کر کسی دوسرے پر حملہ نہیں کیا تھا- میں ریکارڈ کی درستگی کے لیے یہ بات کہنا چاہتا ہوں اور آخری بات جو میں کہنا چاہتا ہوں کہ یقیناً ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم اپنے ساتھیوں کو منائیں ، ان کو ایوان میں لائیں باوجود اس کے کہ جو بھی رویہ انہوں نے اختیار کیا وہ رویہ دلوں کو دکھی کرنے والا تھا اور وہ سنجیدگی کا متقاضی نہیں تھا لیکن پھر جھک جانے میں ہمیں کوئی شرم محسوس نہیں ہوتی- ہم سمجھتے ہیں کہ جھک جانا بھی ہمارے فرائض میں شامل ہے کہ ہم اپوزیشن کے سامنے جھک جائیں ، اپوزیشن کے سامنے اپنے آپ کو کمزور ظاہر کریں- ہم ان کے ناز اور نخرے اٹھائیں لیکن میری درخواست یہی ہو گی کہ ان سے بھی یہ درخواست کی جائے کہ وہ کم سے کم سوالات کا جواب لیتے وقت تحمل کا مظاہرہ کریں-

Mr. Chairman: Thank you. The proceeding suspended for fifteen minutes.

[The House was then adjourned for fifteen minutes]

T08-30Oct2013 Rafaqat Waheed/Ed: Mubashir 1:20 pm

[The House was reassembled at 01:22 pm with Mr. Chairman (Syed Nayyer Hussain Bokhari) in the Chair]

Mr. Chairman: The remaining questions and their printed replies placed on the table of the House shall be taken as read.

Leave of Absence

Mr. Chairman: We move on to leave applications.

جناب محمد ادریس خان صافی صاحب نے اپنی والدہ صاحبہ کے انتقال کے باعث مورخہ 28 تا 30 اکتوبر ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے- کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: میاں ریاض حسین پیرزادہ نے اطلاع دی ہے کہ وہ ملک سے باہر ہونے کی وجہ سے مورخہ 31 اکتوبر تک اجلاس میں شرکت نہیں کر سکیں گے-

محترمہ انوشہ رحمٰن صاحب نے اطلاع دی ہے کہ وہ سرکاری دورے پر ملک سے باہر ہیں، اس لیے مورخہ یکم نومبر تک اجلاس میں شرکت نہیں کرسکیں گی۔

Before we move on to the next item, we hope that the Opposition would be back in the House by the efforts of the Leader of the House and the Treasury Benches.

(At this point, the Opposition members after calling of the walkout came back to the House)

Mr. Chairman: We can move to item No.5, Minister–in–Charge for Cabinet Division.

Shaikh Aftab Ahmed (Minister of State for Parliamentary Affairs): Mr. Chairman, I have got to lay before the Senate the Federal Public Service Commission's Annual Report for the year, 2012, as required under section 9(1) of the Federal Public Service Commission Ordinance, 1977 (Ordinance No.XLV of 1977). Thank you sir.

Mr. Chairman: Report stands laid. Item No.3 is in the name of Senator Afrasiab Khattak. Khattak *sahib*, please move the item.

Senator Afrasiab Khattak: Sir, I want to present a Special Report of the Standing Committee on Human Rights.

Mr. Chairman: Report stands presented. We may now take up item No.4. Senator Afrasiab Khattak would move the motion.

Senator Afrasiab Khattak: I move that under sub–rule (1) of rule 196 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 2012, the Special Report of the Committee be considered and adopted.

Mr. Chairman: Would you like to speak on this or simply I should put for adoption of the motion. Raja *sahib*, would you like to speak on this motion? This is a

report which has to be adopted, if anybody wants to speak on this, we can move with that. Otherwise, I will put the motion.

سینیٹر راجہ محمد ظفر الحق (قائدِ ایوان): میرے خیال میں ہمیں as a gesture of goodwill کوئی اعتراض نہیں ہے۔

جناب چیئر مین: اعتزاز احسن صاحب۔

سینیٹر اعتزاز احسن (قائدِ حزبِ اختلاف): ٹھیک ہے جی، اسے put کر دیں۔

Mr. Chairman: I put this motion before the House.

(The motion was carried unanimously)

Mr. Chairman: On this matter, we have got an adjournment motion also. Leader of the Opposition.

سینیٹر اعتزاز احسن: جناب چیئر مین! آپ business of the House کو Orders of the Day کے مطابق چلا رہے ہیں۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ متحدہ اپوزیشن نے کچھ لمحے پہلے ایک walkout کیا تھا، اس walkout کے دوران ہمارے پاس جناب قائدِ ایوان تشریف لائے تھے۔ انہوں نے انتہائی بردباری کا ثبوت دیا۔ ہم ان کو appreciate کرتے ہیں لیکن ہمارا اس ایوان کے business میں شرکت کرنا مشروط تھا چند ایسے اقدامات سے جو کہ حکومت کی جانب سے ہونے ضروری ہیں۔ اگر ایوان کے اور business میں ہم نے شرکت کرنی ہے تو پہلے ہمیں جو عندیہ دیا گیا ہے جناب قائدِ ایوان کی جانب سے، اگر وہ مراحل پورے ہو جائیں، ان پر عمل کر لیا جائے تو پھر ہم اس ایوان میں بیٹھ سکتے ہیں۔

جناب چیئر مین: جی لیڈر آف دی ہاؤس۔

سینیٹر راجہ محمد ظفر الحق: جناب چیئر مین! جو رپورٹ lay ہوئی اور اسے adopt بھی کیا گیا تو وہ بھی ایک مرحلہ ہی تھا جو کہ پورا ہو گیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ آج جو بدمزگی House میں ہوئی، وہ نہیں ہونی چاہیے تھی۔ یہ House ایک فیملی کی طرح ہمیشہ چلا ہے۔

ہم نے ایک دوسرے کی عزت اور ایک دوسرے کا احترام کیا ہے۔ اسی لیے ایک بہت خوشگوار ماحول میں یہ House اپنا کردار ادا کرتا رہا ہے۔ جو کچھ آج صبح ہوا، اسے دہرانے کی ضرورت نہیں ہے۔

(جاری----------T09)

T9-30Oct13 Naeem Bhatti/ED: Zafar Iqbal 1:30 p.m.

سینیٹر راجہ محمد ظفر الحق (قائد ایوان): (جاری-----) آج صبح جو کچھ ہوا، اسے دہرانے کی ضرورت نہیں ہے کہ کس نے کیا کہا، کس نے کیا کیا اور اس کا رویہ کیا تھا؟ میں سمجھتا ہوں کہ ایسے حالات میں وہ لوگ ہی مناسب ہوتے ہیں جو آگ پر پانی ڈالتے ہیں نہ کہ اس کو مزید بھڑکانے کی کوشش کرتے ہیں۔ میری ان سے یہی گزارش تھی کہ آپ کو ایوان میں جانا پڑے گا، آپ تشریف لائیں اور جو کچھ ہوا، اس پر باوجود ان کے یہ کہنے کے کہ آپ اس کی معذرت نہ کریں، میں سمجھتا ہوں کہ جو ماحول قائم رکھنا چاہیے تھا، آج صبح وہ نہیں رہ سکا جس کے لیے میں as a member of the House and as Leader of the House اس پر افسوس کا اظہار کرتا ہوں۔ یہ ہم سب کا فرض ہے کہ وہ Chair کا احترام کرے، ایوان کا احترام کرے۔ قوم کے لیے ہماری جو ذمہ داری ہے اس کے لیے rules of business کے مطابق اس ایوان کو چلنا چاہیے۔

جناب چیئرمین! جہاں تک ان کا یہ خیال تھا کہ اس سوال کی re-verification ہو جائے اور وہ ضروری ہے تو میں نے چوہدری صاحب سے request کی ہے اور انہوں نے اُسی دوران کہہ دیا تھا کہ وہ اس کی re-verification کروائیں گے، اس لیے اس پر کوئی دو رائے نہیں ہیں۔ میرے خیال میں اب ایوان کو اسی طرح چلنا چاہیے، گو اب وقت نہیں رہا لیکن اب بدمزگی ختم ہونے کے بعد آپ ایوان کو بے شک کل تک کے لیے ملتوی کر دیں۔

جناب چیئرمین: قائد حزب اختلاف۔

سینیٹر اعتزاز احسن (قائد حزب اختلاف): جناب چیئرمین! ہمیں یہ assurance دی گئی تھی کہ وزیرِ داخلہ خود اٹھ کر اس سوال کے جواب کو واپس لیں گے کیونکہ وہ جواب غلط ہے۔ ان میں تنقید کو برداشت کرنے کا ایک جذبہ ہونا چاہیے۔ جب ہم یہاں نہیں تھے رحمٰن ملک صاحب کا نام لیا گیا کہ وہ کس طرح تنقید کو برداشت کرتے تھے۔ میں بھی تھوڑے عرصے کے لیے وزیر رہا ہوں، بیس

بائیس سال ہو گئے وزارت کیے، قومی اسمبلی اور سینیٹ میں بھی آتا رہا ہوں۔ سینیٹ میں ہمارے تین ممبر ہوتے تھے اور چوراسی یا پچاسی ممبران اپوزیشن کے ہوا کرتے تھے، بڑی تنقید ہوا کرتی تھی لیکن برداشت سے کام لینا، اس ایوان اور جمہوریت کے بنیادی اصول اور تقاضے ہیں۔ ہمیں جو assurance دی گئی تھی اس میں یہ تھا کہ وزیرِ داخلہ اس سوال کو خود واپس لیں گے جس سے یہ ثابت ہو گا کہ انہیں بھی اپنے رویے پر تھوڑا تاسف ہے جس پر چاہے وہ تاسف کی بات کریں یا نہ کریں لیکن راجہ ظفر الحق صاحب کے ساتھ یہ طے ہوا تھا۔ اس معاملے پر بہت سارے ممبران گواہ ہیں، ان میں رضا ربانی صاحب ہیں، زاہد خان صاحب، بنگش صاحب، آغا صاحب، ان تمام دوستوں کے سامنے یہ طے ہوا تھا کہ چوہدری نثار علی خان فاضل وزیرِ داخلہ اس جواب کو واپس لیں گے، ہماری واپسی اسی سے مشروط تھی۔

جناب چیئرمین: جی قائد ایوان۔

سینیٹر راجہ محمد ظفر الحق: جناب چیئرمین! جیسا کہ میں نے پہلے گزارش کی ہے کہ صبح جب یہ بدمزگی ہوئی تو چوہدری صاحب نے اسی وقت کہہ دیا تھا کہ میں اس کی re-verification کروا لوں گا۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: چانڈیو صاحب۔

سینیٹر مولا بخش چانڈیو: جناب چیئرمین! یہ بزرگ ہیں، ہم نے ان کا کہا مان لیا۔ ہم نے اس چیز کو پسند نہیں کیا کہ راجہ صاحب sorry کریں کیونکہ ان کی عزت ہماری عزت ہے۔ ہم ان کے احترام میں کھڑے ہیں اور ہم نے کہا کہ آپ کے منہ سے یہ الفاظ اچھے نہیں لگیں گے کہ آپ اس طرح کمزوری سے بات کریں، آپ ہمارے بھی بڑے ہیں، صرف یہ ہے کہ وزیر صاحب کھڑے ہو کر یہ کہہ دیں کہ وہ اس سوال کا جواب واپس لیتے ہیں، اس میں کون سی توہین ہے؟

سینیٹر راجہ محمد ظفر الحق: انہوں نے re-verification کے لیے صبح کہہ دیا تھا، اب بھی میں نے کہہ دیا ہے۔

جناب چیئرمین: قائد حزبِ اختلاف۔

سینیٹر اعتزاز احسن: جناب چیئرمین! اب مجھے بات کرنی پڑے گی کہ فاضل وزیر کا جو رویہ رہا ہے، اس پر ساری اپوزیشن بہت نالاں ہے، اس پر ساری اپوزیشن بہت زیادہ معترض ہے۔ سوال کے جواب میں تضحیک سے کام لیا جاتا ہے، اگر سوال کا جواب غلط

ہے تب بھی اس سے گریز نہیں کیا جاتا۔ باقی وزراء بھی ہیں اور زیادہ تر وزراء شریں گفتار ہیں، نرم گفتار ہیں۔ ہم نے ابھی پرویز رشید صاحب کا لہجہ دیکھا، ابھی ہم نے خواجہ سعد رفیق صاحب کا لہجہ دیکھا اور وزیرِ داخلہ صاحب دونوں ایوانوں میں سب سے senior parliamentarian ہیں، وہ 1985 سے مسلسل ہر پارلیمنٹ میں چلے آرہے ہیں۔ آپ کو تو احساس ہونا چاہیے کہ جس طرح رضا ربانی صاحب نے فرمایا کہ ہم کوئی مزارعے تو نہیں ہیں کہ آپ ناراض ہو کر بیٹھ جائیں، پہلے دھمکی بھی دیں، shout بھی کریں، رضا ربانی صاحب آپ سے بات کر رہے تھے، ان کو وہاں بیٹھے بیٹھے وزیر صاحب نے جس طرح کہا کہ آپ shout مت کریں، یہ مت کریں، وہ مت کریں اور ایک eye contact کر کے، انہیں engage کر کے غیر پارلیمانی انداز میں کہا تو اس میں کوئی انا کا مسئلہ نہیں ہے۔ اگر آپ اسے اپنی انا کا مسئلہ بنائیں گے تو ہماری بھی انا ہے، ہم نہیں بنانا چاہتے۔ میں اپنے ساتھ سب کو لے کر آیا ہوں، میں نے راجہ صاحب سے یہ کہا اور اصرار کیا تھا کہ رضا ربانی صاحب کا بھی ذکر کیا جائے اور رضا ربانی کی تعریف کی جائے، ان کی contributions بہت ہیں، یہ ایوان اور ہم سب ان کی بہت عزت کرتے ہیں لیکن انہوں نے کہا کہ میرا ذکر نہ کریں، میرے ساتھ جو ہوا وہ personal معاملہ ہے، چھوڑ دیں لیکن معاملہ personal نہیں ہوتا۔ آپ وزیر داخلہ ہیں، آپ کو میرے ساتھ ایک خفت ہے، میں نے سکندر والے واقعے پر ایک تقریر کر دی، یہ میرا کام ہے، میں نے شائستہ پارلیمانی زبان میں بات کی، آپ پر تنقید ضرور کی ہے۔ آپ کو اس پر تکلیف ہوئی اور آپ نے اسی ایوان میں مجھ سے کہا کہ آپ نے زیادتی کی ہے۔ میں اگر کسی موقع کی تلاش میں رہتا ہوں تو ٹھیک ہے کیونکہ میں Leader of the Opposition ہوں، مجھے اپوزیشن کے ان معزز اراکین کا قائد ہونے کا بہت بڑا اعزاز ہے، اگر حکومت کوئی غلط کام کرتی ہے تو مجھے موقع کی تلاش میں رہنا ہے۔ اس لیے میں انہیں ایک مرتبہ پھر موقع دینا چاہتا ہوں، میں نہیں چاہتا کہ ہم واک آؤٹ کریں بلکہ ہم میں سے کوئی بھی یہ نہیں چاہتا، ہم اس ایوان میں participate کرنا چاہتے ہیں لیکن اگر وزیر صاحب بیٹھے رہیں گے اور اس جواب کو واپس نہیں لیں گے تو پھر ہمیں مجبوراً واک آؤٹ کرنا پڑے گا۔ آپ اسے دھمکی سمجھ لیں کہ یہ دھمکی ہے یا کچھ بھی سمجھ لیں، یہ اپوزیشن کا فیصلہ ہے کہ وزیر صاحب جواب واپس لیں اور راجہ صاحب نے ہمیں یہ assurance دی تھی۔

Mr. Chairman: Thank you. Apparently, it looks like things have not been resolved. I intend to adjourn this House and I will have a meeting with the Leader of the House and Leader of the Opposition in my chamber.

(At this stage the Opposition walked out from the House)

Mr. Chairman: The House stands adjourned to meet again on Thursday, the 31st October, 2013 at 10:30 a.m.

[The House was then adjourned to meet again on Thursday, the 31st October, 2013 at 10:30 a.m.]